بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر 476

میت کو غسل، کفن اور دفن کے احکام

www.KitaboSunnat.com

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور
0333-8556473

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کا مصرف: دینی لٹریچر کی اشاعت

✍ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فی سبیل اللہ.... لفظ عام ہے اس لیے جس چیز پر عرفاً شرعاً اور لغۃً فی سبیل اللہ صادق آئے گا وہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہو سکتی ہے.... رفاہِ عام کے لیے نشر مصاحف وکتب حدیث والتفسیر خالص دینی کتب کی نشر واشاعت!۔ (تعلیم الزکوٰۃ از نواب صدیق حسن رحمہ اللہ)

✍ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسی بھی تبلیغی، تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ تبلیغی جدوجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔ (زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: ۱۰۷)

✍ مولانا اقبال کیلانی، کتاب الزکوٰۃ صفحہ نمبر 71 پر لکھتے ہیں:

دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت دین کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال، دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔

✍ دور حاضر کے محقق مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں:

مدارس دینیہ جہاں فقیر، مسکین اور غریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کسی بھی تبلیغی تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا صرف کرنا جائز ہے۔ کیوں کہ تبلیغی جد وجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔ (زکوٰۃ، عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: صفحہ نمبر ۱۰۴ مطبوعہ دار السلام)

محمد ابوبکر　　محمد عثمان
ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور
0333-3274433

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر 476

ایڈیشن نمبر 2

میت کے غسل کفن اور دفن کے احکام

قرآن وسنّت کی روشنی میں

www.kitabosunnat.com

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ---------- میت کو غسل کفن اور دفن کے احکام

مرتبہ ---------- محمد اسماعیل ساجد

باہتمام ---------- مکتبہ محمدیہ
0300-4826023

طبع دوم ---------- فروری 2020ء

تعداد ---------- 3300

ناشر ---------- ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

ہدیہ ---------- تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک ملنے کا پتہ

مولانا محمد یسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور
0333-8556473

بالمشافہ حاصل کرنے کے لیے

1- محترم سید انصار احمد صاحب

امیر انتظامیہ جامع مسجد محمدی لین نمبر 5، پشاور روڈ، راولپنڈی 0322-5143240

2- جناب خلیل احمد ملک صاحب

73- احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور 0333-4222678

3- جناب حاجی محمد ارشد صاحب

236- فیروز راہوالی کینٹ گوجرانوالہ 0300-9643643

4- جناب شیخ شکیل الیاس صاحب

شکیل ٹریڈرز کچھی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی 0321-9272265

5- جناب شیخ محمد نعیم صاحب

3/311 سٹریٹ نمبر 2 چوہدری گوہر سیالکوٹ 0300-8618811

محمد ابوبکر، محمد عثمان

خدام ادارہ تبلیغ اسلام جام پور 0333-3274433، 0315-8769283

مکتبہ رحمانیہ
۹۹- ... بے ماڈل ٹاؤن - لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

تمہید 4
بیماری باعث رحمت 6
موت سے پہلے کے معاملات 8
عیادت مریض سے 70 ہزار فرشتوں کی دعا 18
عیادت کی دعائیں 18
حالت نزع 20
آخری وقت لا الہ الا اللہ جنت میں داخلہ 20
سفر آخرت کی دعائیں 21
میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا 22
غسل میت کا مسنون طریقہ 23
غسل میت کے آداب 24
چالیس سال کے گناہ معاف کرانے کا موقع 26
کفن میت کے آداب 26
فائدہ جلیلہ 27
نماز جنازہ کی فضیلت 29
نماز جنازہ کے آداب 30
جوتوں سمیت نماز جنازہ 30
مسنون نماز جنازہ 31
فائدہ جلیلہ 32
نماز جنازہ کی دعائیں 32
بچے کی نماز جنازہ 34
نماز جنازہ کے فوراً دعا 35
میت کو قبر میں داخل کرنے کی دعا 35
دفن کے بعد قبر پر دعا 35
آداب تعزیت 37
رسول اکرم ﷺ سے تعزیت کا انداز 38
مصیبت کے وقت دعاء 39
سوگ کی مدت 40
بیوہ کی عدت 41
ایصال ثواب 41
ایصال ثواب کے مسنون اعمال 42
میت کی نیک خواہش پوری کرنا 44
میت کی منت پوری کرنا 45
میت کی طرف سے صدقہ 45
میت کے روزوں کی قضاء دینا 47
معذور والدین کی طرف سے حج کرنا 48
فوت شدہ والدین سے حسن سلوک 48
زیارت قبور کے آداب 49
زیارت قبور کے مقاصد 51
زیارت قبور کی دعائیں 52
قبرستان پر جا کر کی جانے والی بدعات 54
میت کو نفع دینے والے اعمال 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَاءِ اَعْنِىْ مُحَمَّدًا نَّبِيَّنَا خَيْرَ الْوَرٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَادَةِ الصُّلَحَآءِ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَتْقِيَآءِ۔ اما بعد

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو ابتداء کا بھی رب ہے اور انتہا کا بھی اور اس ہستی پر درود و سلام ہوں جو تمام رسولوں اور انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے، میری مراد ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ ہیں، جو پوری کائنات میں سے سب سے بہتر ہیں اور آپ ﷺ کی آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر بھی درود و سلام ہوں جو تمام صالحین کے سردار ہیں اور آپ ﷺ کی ازواج پر بھی رحمت الٰہی کی برکھا برسے جو سب پرہیزگار مومنوں کی مائیں ہیں۔ اما بعد

قانون الٰہی ہے کہ اس جہان زوال پذیر میں آنے والی کسی بھی مخلوق کو دوام اور بقاء نہیں ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

قادر مطلق کے اس قضاء فطرت کے تحت ہر انسان کو آخر مرنا اور تمام تر نامہء اعمال سمیت اپنے حاکم حقیقی کے حضور پیش ہونا ہے اور بلاشبہ ہر شخص اپنے کردار و عمل کے مطابق جزا و سزا پانے والا ہے۔ یقیناً ہر وہ انسان کامیاب و کامران قرار پائے گا، جسے جنت نصیب ہوئی اور ہر وہ شخص بدنصیب اور نامراد ٹھہرے گا، جسے جہنم میں جانے کا حکم ہوا۔ مگر صد افسوس! اکثر لوگ دنیا کی لذت و آسائش میں الجھ کر اس حقیقت سے صرف نظر کرتے ہوئے قبر اور آخرت کو فراموش کر بیٹھتے ہیں (اور کہتے ہیں: اے جہاں میٹھا اور جہاں کئے ڈٹھا) یہاں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ غفلت موت اور عدم علم کے سبب اپنے عزیز و اقارب کی وفات کے موقع پر اس قدر بے بس نظر آتے ہیں کہ مجبوراً میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے لیے مخصوص پیشہ ور افراد کی خدمات لینا پڑتی ہیں۔ جنازہ کے احکام و مسائل اور کفن و دفن کا علم تو ایک طرف رہا، ہماری اکثریت کو نماز جنازہ کی مسنون دعائیں تک یاد نہیں ہوتیں، اس طرح وہ دنیا سے جانے والے بہن بھائی کا آخری حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ اس تکلیف دہ صورت حال کو میں نے بار ہا محسوس کیا ہے۔ اسی شدید احساس کے پیش نظر نماز جنازہ پڑھانے سے پہلے فرض منصبی جانتے ہوئے میں ذکر موت اور فکر آخرت کے متعلق ضرور کچھ عرض کرتا ہوں۔ خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نماز جنازہ کی دعائیں یاد کرنے کی گزارش کرنا نہیں بھولتا۔

زیر نظر کتابچہ "میت کے غسل، کفن اور دفن کرنے کے احکام" بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور بزرگوں کی پُر شفقت دعاؤں سے اسی اہم مقصد کے پیش نظر ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ جس میں بیمار پرسی، حالت نزع، غسل و کفن، مسنون جنازہ، دعائیں، تعزیت، ایصال ثواب اور زیارت قبور کے بالاختصار شرعی انداز و آداب ذکر کیے گئے ہیں، تاکہ مسلمان ان بنیادی معلومات سے روشناس ہوں اور اپنے بیمار ہونے والے عزیزوں کی عیادت کرتے وقت سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ فوت ہونے والے احباب کو ان مسنون دعاؤں کے ساتھ رخصت کر سکیں جو موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مرتبہ میں اضافہ اور خطاؤں سے درگزر کا ذریعہ بن جائیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس سعی تفکر کو ہمارے لیے، ہمارے والدین اور اس کاوش فکر انگیز کے جملہ معاونین، نیز میرے محترم اساتذۂ کرام اور عزیز و اقارب کے لیے توشۂ آخرت بنائے اور تمام قارئین کرام کے لیے باعث سعادت، لائق ہدایت، علم نافع اور ذریعہ نجات بنائے اور تادم آخریں ہم سب کو اپنا اور اپنے حبیب محمد ﷺ کا تابع فرمان غلام بنائے رکھے، نیز روز قیامت ہمیں خاتم المرسلین ﷺ کی شفاعت کبریٰ جیسی نعمت عظمیٰ نصیب فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَ کُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾

[الملك : ۲]

موت و حیات اور ان کے درمیان پیش آمدہ مختلف حالات کو اللہ رب العزت نے انسان کی آزمائش کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ مصیبت اور تکلیف جب اللہ کے نافرمان اور باغی پر آتی ہے تو یہ شامت اعمال کا نتیجہ اور اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے اور توبہ کا موقع فراہم کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی رنج والم اور بیماری اللہ تعالیٰ کے کسی مؤمن و مسلم بندے یا بندی پر آتی ہے تو ہمیشہ خیر، بھلائی، رحمت الٰہی، درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ بن کر ہی آتی ہے، جیسا کہ آئندہ احادیث نبوی ﷺ میں مذکورہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

بیماری باعث رحمت

۱: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ وَ وَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ .)) ❶

"مسلمان مرد و عورت پر اس کی جان، مال اور اولاد کے متعلق آزمائشیں آتی رہتی ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی بھی خطا نہیں ہوگی۔"

۲: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا رسول اکرم ﷺ، سیّدہ اُم سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

❶ جامع ترمذی، ابواب الزهد، باب فی الصبر علی البلاء، حدیث رقم: ۲۳۹۹، واسناده حسن۔ اس کو ابن حبان (۶۹۷) اور حاکم (۳۱۴/۴) نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے بھی حاکم کی موافقت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.)) ❶

''کیا بات ہے کیوں کانپ رہی ہو؟ انھوں نے عرض کی ''بخار ہے، اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے'' سیدنا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بخار کو بُرا بھلا نہ کہا کرو، کیونکہ اس کی وجہ سے بنی آدم سے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ اور آلودگی کو دور کر دیتی ہے۔''

۳: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو بخار تھا، میں نے عرض کی ''اللہ کے رسول ﷺ آپ کو بہت تیز بخار ہوتا ہے؟'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں، مجھے تم لوگوں کی بہ نسبت دوگنا بخار ہوتا ہے'' میں نے عرض کی ''تا کہ آپ ﷺ کو دوگنا اجر ملے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں'' پھر رحمت عالم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.)) ❷

''کسی بھی مسلمان کو بیماری وغیرہ کی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اس کی وجہ سے اللہ مریض کے اس طرح گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے (پت جھڑ میں) درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلته والادب، باب ١٤، حديث رقم: ٦٥٧٠/ ٥٣/ ٢٥٧٥.

❷ صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب اشد الناس بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل: ٥٦٤٨، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المومن فيما يصيبه: ٤٥/ ٢٥٧١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت سے پہلے کے معاملات

موت کے وقت اللہ تعالیٰ پر اچھا گمان رکھنا:

انسان کو زندگی کے آخری وقت میں اپنے پروردگار پر اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ .)) ❶

''ہر بندے کو اس چیز پر اٹھایا جائے گا جس پر اسے موت آئی ہوگی۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے فرمایا:

''لوگو! تمہیں اللہ پر حسن ظن رکھنے کی حالت میں ہی موت آئے۔'' ❷

حقوق کی ادائیگی:

جس آدمی پر کسی کا بھی کوئی حق ہو اسے چاہیے کہ دنیا میں ہی ان حقوق کو ادا کردے۔ کسی سے کوئی لین دین ہو، کسی پر ظلم کیا ہو، کسی کا حق مارا ہو، کسی پر زیادتی کی ہو تو اپنی زندگی میں ہی ان حقوق کی ادائیگی کردے خواہ آخری وقت میں ہی کیوں نہ کرے، وگرنہ حقوق کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آخرت میں سزا بھگتنی پڑے گی کیونکہ وہاں یہ ادائیگی مشکل ہوجائے گی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس پر اپنے کسی بھائی کا کوئی حق نکلتا ہو تو وہ اس کا فیصلہ کرالے، کیونکہ قیامت کے دن نہ دینار ہوگا نہ درہم۔ (بلکہ اس حق کے بدلے) اس کی نیکیاں لے کر

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب الامر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت: ٨٣/ ٢٨٧٨ .

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب الامر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت: ٨٢/ ٢٨٧٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بھائی کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ نے کہا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم ہو اور نہ کوئی سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس نماز، زکوٰۃ اور روزے ہوں گے، لیکن اس نے کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا مال ہڑپ کرلیا، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیاں لے کر مظلوموں کو دے دی جائیں گی اور اگر ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان (حق لینے والوں) کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی، پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن حق والوں کو ان کے حقوق کی ادائیگی لازمی کرنی ہوگی حتیٰ کہ بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بھی بدلہ لے کر دیا جائے گا۔'' ❸

وصیت کرنا:

آدمی کو فوت ہونے سے پہلے وصیت کر دینی چاہیے۔ البتہ جو وراثت کے حقدار ہیں اور جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر کر دیے ہیں ان کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی، ان وارثوں کے علاوہ انسان کے کئی رشتہ دار جو مفلس و نادار ہو اس کے لیے یا کوئی رفاہی کام کروانا چاہے یا فی سبیل اللہ کام کروانا چاہتا ہو تو اس کے لیے اسے وصیت لکھ لینی چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب القصاص يوم القيامة: ٦٥٣٤.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم: ٥٩/ ٢٥٨١.

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم: ٦٠/ ٢٥٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرَا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرة: ۱۸۰)

''تم پر لکھ دیا گیا ہے، جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے، اگر اس نے کوئی خیر (دولت) چھوڑی ہو، اچھے طریقے کے ساتھ وصیت کرنا ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے، متقی لوگوں پر یہ لازم ہے۔''

موت کی خواہش اور دعا کرنا:

موت کو یاد رکھنا چاہیے لیکن کسی پریشانی یا تکلیف کی وجہ سے موت کی خواہش ہرگز نہیں کرنی چاہیے اور نہ زندگی سے بیزار ہو کر اس کی تمنا اور دعا کرنی چاہیے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.)) ❶

''تم میں سے کوئی کسی تکلیف کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دے۔''

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ.)) ❷

''تم نہ تو موت کی دعا کرو اور نہ ہی اس کی تمنا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت والحياة: ٦٣٥١، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة، باب كراهية تمني الموت لضر نزل به: ١٠/ ٢٦٨٠.

❷ سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب الدعاء بالموت: ١٨٢٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اگر تو وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ مزید نیکی کرے اور اگر وہ گنہگار ہے تو شاید توبہ سے اللہ کی رضا طلب کرے۔" ❶

حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگائے ہوئے تھے، پھر کہنے لگے: میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہیں جانتا کہ ایسی کسی آزمائش سے دوچار ہوا ہو جس سے میں دوچار ہوا ہوں۔ میرے پاس نبی اکرم ﷺ کے دور میں ایک درہم بھی نہیں تھا اور (اب) میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع نہ کیا ہوتا کہ ہم موت کی تمنا کریں تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر رسول اللہ ﷺ نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ "تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے" تو میں اس کی تمنا کرتا۔ ❸

موت کی حالتیں

موت کئی حالتوں میں اور کئی طریقوں سے وارد ہوتی ہے اور ہر موت کے آخری لمحات اور احکامات الگ الگ ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

بیماری کی حالت میں موت:

یہ موت کی عام حالت ہے کہ جس میں انسان مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ آدمی مریض ہو گیا، اسے کوئی چوٹ آ گئی یا زخمی ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی تو ایسی موت کو بیماری کی وجہ سے موت یا عام موت کہا جاتا ہے۔

❶ صحيح البخاري، كتاب التمني، باب ما يكره من التمني: ٧٢٣٥.

❷ سنن الترمذي، ابواب الجنائز، باب ما جاء في النهي عن التمني للموت: ٩٧٠، امام ترمذی نے کہا: حدیث حسن صحیح ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة، باب كراهية تمني الموت: ١١/ ٢٦٨٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری گناہوں کو مٹاتی ہے:

آدمی کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں۔ ابراہیم بن مہدی سلمی اپنے باپ اور وہ اس کے دادا (سیدنا ابو خالد سلمی رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اتَّفَقَا حَتَّى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى .)) ❶

''جب اللہ اپنے کسی بندے کو کوئی مقام عطا کرنا چاہتا ہے جہاں وہ اپنے عمل کے ساتھ نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم، اس کے مال یا اس کی اولاد میں اسے آزماتا ہے، پھر اسے اس پر صبر کی توفیق عنایت کرتا ہے حتیٰ کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جس کا اللہ کی طرف سے اس کے لیے پہلے سے تعین ہو چکا ہوتا ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی مومن کو کانٹا یا اس جیسی چیز سے (تکلیف) پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔'' ❷

سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے:

www.kitabosunnat.com

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة للذنوب: ۳۰۹۰، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض: ۴٦/ ۲۵۷۲.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اگر مومن کو کوئی بیماری، تھکاوٹ، تکلیف اور غم پہنچتا ہے حتیٰ کہ کوئی رنج وفکر بھی جو اسے مغموم کردیتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹادیے جاتے ہیں۔''❶

یہ اور اس طرح کی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسلمان کو کوئی بھی بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو یقیناً اللہ کے ہاں اس کا اجر ہے۔

مریض کی عیادت کرنا:

جب کوئی مسلمان بیمار ہو یا اسے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو دوسرے مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی تیمارداری کرے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَعُوْدُوْا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوْا الْعَانِي.))❷

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدیوں کو آزاد کراؤ۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں تمام کی تمام مسلمان پر حق ہیں: مریض کی عیادت کرنا، جنازوں میں حاضر ہونا اور چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کہے۔❸

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ، يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ.))❹

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المومن فيما يصيبه: ٥٢/ ٢٥٧٣.

❷ صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب وجوب عيادة المريض: ٥٦٤٩.

❸ مسند ابويعلى الموصولي: ٥٩٠٤، حسین سلیم اسد نے کہا ہے اسناده حسن.

❹ سنن الترمذي، ابواب الادب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في تشميت العاطس: ٢٧٣٧، اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: حسن صحیح، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے؛ سنن النسائي، باب النهي عن سب الاموات: ١٩٤٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب فوت ہو تو اس کا جنازہ پڑھے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب بھی اسے ملے تو سلام کہے، جب وہ چھینکے (اور الحمد للہ کہے) تو اس کا جواب دے اور اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔"

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے روکا۔ ہمیں (۱) جنازوں کے پیچھے چلنے، (۲) مریضوں کی عیادت کرنے، (۳) دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے، (۴) مظلوم کی مدد کرنے، (۵) قسم کو پورا کرنے، (۶) سلام کا جواب دینے اور (۷) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا حکم دیا۔ چاندی کے برتنوں (کے استعمال) سے، سونے کی انگوٹھی سے اور ریشم، دیباج، قسی اور استبرق (پہننے) سے ہمیں منع فرمایا ہے۔" ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا: "مسلمان ہو جا۔" اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس کے باپ نے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت کر لو تو وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اسے میری وجہ سے جہنم سے بچا لیا۔" ❷

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی جس پر رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی۔ ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز: ۱۲۳۹۔

❷ سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی عیادة الذمی: ۳۰۹۵، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی العیادة من الرمد: ۳۱۰۲، علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض کا آخری وقت:

مریض کا جب آخری وقت قریب ہو تو اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے (قریب المرگ) مردوں کو لا الہ الا اللہ (پڑھنے) کی تلقین کرو۔'' ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❷

''جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مریض کے پاس لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ورد کیا جائے، بلکہ اس کی تشریح ہمیں نبی ﷺ کے فرمان اور طریقہ سے ہی کرنی چاہیے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا خَالُ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ: أَخَالٌ أَمْ عَمٌّ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ خَالٌ قَالَ: فَخَيْرٌ لِي أَنْ أَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ .)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کی عیادت کی تو فرمایا: اے ماموں! کہیے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ تو اس نے عرض کی: ماموں یا چچا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ماموں۔ اس نے کہا کہ پھر تو میرے لیے یہی بہتر ہے کہ میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں۔''

اسی طرح رسول کریم ﷺ کا اپنے چچا ابوطالب کو موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی پیشکش

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا اله الا الله: ١/ ٩١٦.

❷ سنن ابی داؤد، كتاب الجنائز، باب فى التلقين: ٣١١٦، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، المستدرك للحاكم: ١٢٩٩، وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

❸ مسند احمد: ١٢٥٤٣، شعیب ارناؤط نے کہا ہے: اسناده صحيح على شرط مسلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا جبکہ وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ جیسے لوگ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((یَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ .)) ❶

''اے چچا جان! آپ لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیے، یہ ایسا کلمہ ہے کہ جس کی وجہ سے میں آپ کے لیے اللہ کے ہاں گواہی دوں گا۔''

آپ کے چچا نے اگرچہ ایمان قبول نہیں کیا تھا پھر بھی نبی رحمت ﷺ نے آخری وقت میں کلمے کی ہی تلقین کی۔ کلمے کی تلقین کا یہی مسنون طریقہ ہے۔

نوٹ:...... قریب الموت لوگوں کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کے متعلق وارد شدہ تمام احادیث کی مکمل تحقیق کی تو یہ بات واضح ہوئی کہ ان میں سے ایک بھی حدیث صحیح سند کے ساتھ آپ ﷺ سے ثابت نہیں لہٰذا یہ مسنون ومشروع نہیں۔

خودکشی کی موت:

یہ وہ موت ہے جس میں آدمی خود ہی اپنی جان لے لیتا ہے۔ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں، خاص کر دنیاوی پریشانیاں یا خود ساختہ پریشانیاں، بھوک، افلاس یا کچھ بھی ہو۔ سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم کھائی تو وہ ویسے ہی ہو جائے گا۔ انسان پر ایسی کسی نذر کا پورا کرنا جائز نہیں جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اور جس آدمی نے اپنے آپ کو دنیا میں کسی بھی چیز سے قتل کر لیا تو قیامت تک اسے عذاب ہوتا رہے گا اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اسے قتل کیا اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کی مانند ہے۔'' ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا قال المشرك عند الموت لا اله الا الله: ١٣٦٠، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اول الایمان قول لا اله الا الله: ٣٩/ ٢٤.

❷ صحیح البخاری، کتاب الآداب، باب ما ینهی من السباب واللعن: ٦٠٤٧، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسه: ١٧٦/ ١١٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو آدمی کسی بھی طریقہ سے اپنے آپ کو قتل کر لیتا ہے اسے ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کر دے تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا تو وہ اسی زہر کو پیتا رہے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کر لیا تو وہ ہمیشہ جہنم میں گرتا ہی رہے گا۔'' ❶

خودکشی اتنا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے والے شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایسے آدمی کا جنازہ لایا گیا جس نے چوڑے پھل والے نیزے سے خودکشی کر لی تھی تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ ❷

میدانِ قتال میں اپنے ہی ہتھیار سے بلا قصد و ارادہ کے قتل ہو جانے والا شخص اس میں شامل نہیں، کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا بلکہ وہ ان شاء اللہ شہید ہے۔ جیسا کہ سیدنا عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ جنگ خیبر میں مرحب کے مقابلے میں اپنے ہی ہتھیار سے شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عامر رضی اللہ عنہ کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اس بات کا علم جب نبی کریم ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کہا اس نے جھوٹ کہا ہے۔ اس کے لیے تو دو اجر ہیں، یہ مجاہد ہے، اس سے بڑھ کر شہید کون سا ہے؟'' ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء به: ٥٧٧٨، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسه: ١٧٥/ ١٠٩، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ترك الصلاة علی القاتل نفسه: ١٠٧/ ٩٧٨.

❸ صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب اذا قتل نفسه خطا فلا دیة له: ٦٨٩١، صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة ذی قرد وغیرها: ١٣٢/ ١٨٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیادت مریض سے 70 ہزار فرشتوں کی دعا

۱: سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سیّدنا رسول اکرم ﷺ کا فرمان منقول ہے:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ.)) ❶

"جب مسلمان کسی مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو یقیناً واپس آنے تک وہ جنت کے پھل چنتا رہتا ہے۔"

۲: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے "جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جائے تو شام تک اس مسلمان کے لیے جو بیماری پرسی کے لیے گیا ستر (۷۰) ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر شام کو جائے تو صبح تک ۷۰ ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ لگا دیا جاتا ہے۔" ❷

رسول اللہ ﷺ نے مریض کی عیادت کرنے کا حکم دیا۔ ❸

مریض کی عیادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ ❹

غیر مسلم کی تیمارداری کرنا بھی جائز ہے۔ ❺

عیادت کی دعائیں

۱: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا رسول اکرم ﷺ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب فضل عيادة المريض، حديث رقم: ٦٥٥١/٣٩/٢٥٦٨.

❷ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جآء فی عيادة المريض، حديث رقم: ٩٦٩۔ ابو داؤد: ٣٠٩٨۔ ابن ماجة: ١٤٤٢، أسناده صحيح.

❸ صحيح بخاری: ٥٢٥٩. ❹ صحيح مسلم: ١٤٦٥. ❺ صحيح بخاری: ٥٢٥٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تشریف لے گئے اور معمول کے مطابق آپ ﷺ نے وہاں یہ دعا فرمائی۔

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) ❶

"کوئی بات نہیں ان شاءاللہ یہ بیماری پاکیزگی کا باعث ہوگی۔"

۲: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کوئی مسلمان شخص جب کسی مریض کی بیمار پرسی کے لیے جائے تو اسے سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے، اگر مریض کی موت کا وقت نہ آیا ہو تو اللہ اس مریض کو ضرور شفاء یاب فرما دے گا۔"

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ.)) ❷

"میں اس عظمت والے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہوں، جو عرش عظیم کا رب ہے، کہ وہ آپ کو شفاء یاب فرما دے۔"

۳: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب کوئی شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرنے جائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے۔"

((اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ.)) ❸

"یا اللہ! اپنے اس بندے کو شفاء یاب فرما دے، تا کہ یہ تیری خوشنودی کے لیے تیرے دشمن کو زیر کرے یا تیری رضا کی خاطر کسی فوت شدہ کے جنازہ میں

---

❶ صحیح بخاری: کتاب المرضیٰ، باب عیادة الاعراب، حدیث رقم: ٥٦٥٦.

❷ جامع ترمذی، ابواب الطب، باب ما یقول عند عیادة المریض، حدیث رقم: ٢٠٨٣۔ ابوداؤد: ٣١٠٦۔ وصححه ابن حبان: ٧١٤۔ اس کو حاکم اور ذہبی نے بھی صحیح کہا ہے۔ حاکم (۳۴۲/۱)۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادة، حدیث رقم: ٣٠١٧۔ اس کی سند حسن ہے۔ اخرجه احمد (٢/ ١٧٢)، وصححه ابن حبان (٧١٥)، والحاکم (١/ ٣٤٤) اس کو حاکم اور ذہبی نے بھی صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریک ہو سکے۔"

۴: مریض اور قریب الموت کے پاس اچھی بات کہنی چاہیے کیونکہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ ❶

حالت نزع

اس سے مراد انسان کے جسم اور روح کی جدائی سے پہلے کی چند گھڑیاں ہیں، جو فوت ہونے والے افراد کے لیے سب سے اہم وقت ہوتا ہے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جس طرح اہل دنیا کے ہاں نزعی بیان اور آخری وصیت کو بہت زیادہ اہمیت اور فوقیت دی جاتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور قریب المرگ شخص کے بیان اور کلام کو اہم قرار دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جب ہماری کوئی عزیزہ یا عزیز موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو تو ہمیں جزع فزع اور بے صبری سے رونے پیٹنے کے بجائے اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ کر آہستہ آواز میں توبہ و استغفار اور کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیے، تاکہ ہماری طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی زبان پر بھی کلمہ طیبہ یا توبہ و استغفار والے کلمات جاری ہو جائیں اور مندرجہ ذیل فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہماری تھوڑی سی کوشش اور توجہ سے اس کا آخری کلام اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

آخری وقت لا الہ الا اللہ جنت میں داخلہ

۱: سیدنا ابوسعید بن مالک انصاری خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قریب المرگ شخص کو تلقین کرو۔

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں۔"

---

❶ صحیح مسلم: ۲۱۳۰.

❷ صحیح مسلم: کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لاالہ الا اللہ، حدیث رقم: ۲۱۲۳/ ۱/ ۹۱۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی آخری بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوئی اسے جنت کا داخلہ مل گیا۔'' ❶

سفر آخرت کی دعائیں

۱: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا رسول اکرم ﷺ اپنی وفات مبارک سے قبل مجھ سے ٹیک لگا کر مندرجہ ذیل دعا فرما رہے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بَالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى.)) ❷

''یا اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

۲: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ وفات کے وقت اپنے مبارک ہاتھوں کو پانی میں ڈبو کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے۔

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ.)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، یقیناً موت کی کئی سختیاں ہیں۔''

۳: سیدنا حضرت ابوسعید بن مالک خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی بیماری کے دوران اللہ سے یہ دعا کی پھر اس کی موت واقع ہوگئی تو اسے آگ چھوئے (Touch) گی بھی نہیں۔''

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، حدیث رقم: ۳۱۱٦۔ اس کی سند حسن ہے۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۳۵۱)۔ ابن حبان: ۷۱۹.

❷ صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب ۱۹، حدیث رقم: ۵٦۷٤.

❸ صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب مرض النبیّ ووفاته، حدیث رقم: ٤٤٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))❶

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اسی کی حکمرانی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر ناممکن ہے۔"

میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

۱: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے خاوند سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور ارشاد فرمایا: "جب روح قبض کی جاتی ہے تو میت کی آنکھیں اس کا پیچھا کرتی ہیں۔" پھر ان کے گھر والوں نے آہ و بکا شروع کی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا "اپنی جانوں پر بھلائی کرو اور اچھی بات کہو، کیونکہ تم لوگ دعا کرتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" پھر سیدنا نبی کریم ﷺ نے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا فرمائی۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ.))❷

"یا اللہ! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دے اور اس کے درجات بلند فرمانا، ہدایت

---

❶ جامع ترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ باب ما یقول العبد اذا مرض، حدیث رقم: ۳۴۳۰.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت والدعاء اذا حضر، حدیث رقم: ۲۱۳۰/۷/۹۲۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یافتہ لوگوں میں اور اس کے بعد پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بنا دے، اے تمام جہانوں کے رب! ہمیں بھی معاف فرما اور اسے بھی بخش دے اور اس کے لیے اس کی قبر وسیع اور روشن فرما دے۔"

نوٹ: منکرین قبر اور منکرین عذاب قبر اگر اس حدیث کو غور سے پڑھیں تو قبر کا ذکر ہے کہ قبر وسیع بھی ہوتی ہے اور اگر نیک کے لیے وسیع ہوتی ہے تو بد کے لیے تنگ بھی ہوگی۔ اس طرح اگر نیک کے لیے روشن ہوتی ہے تو بد کے لیے گھپ اندھیروں کا گھر بھی بن سکتی ہے۔

غسل میّت کا مسنون طریقہ

میت کے غسل اور کفن و دفن کے احکام ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام سے ہی جاری و ساری ہیں اور انہی مسائل کی قدرے وضاحت کے ساتھ شریعت محمدیہ ﷺ میں بھی تعلیم دی گئی ہے۔ غسل میت کا معاملہ انتہائی اہم اور حساس ہے، جسے ہم لوگ معمولی اور بے وقت سمجھتے ہوئے پیشہ ور خدمت گاروں کے سپرد کر دیتے ہیں، جبکہ شرعی نقطۂ نظر سے میت کے غسل سے لے کر دفن تک تمام امور قریبی رشتہ داروں کی ذمہ داری ہیں۔ لہٰذا معلومات عامہ کے لیے اسے ضروری وضاحت کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس پر عمل ہو سکے۔

((عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبَضَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَسَّلُوْهُ فَكَفَّنُوْهُ وَ حَضَرُوْلَهُ وَلَحَدُوْا وَصَلُّوْا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلُوْا قَبْرَهُ وَ وَضَعُوْهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَ وَضَعُوْا عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ قَالُوْا يَا بَنِيْ آدَمَ هٰذِهٖ سُنَّتُكُمْ.)) [1]

"سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام کی روح قبض کی تو آپ علیہ السلام کو غسل بھی انھوں نے خود ہی دیا اور کفن بھی خود ہی پہنایا اور ان کے جنازے میں بھی حاضر ہوئے اور جناب آدم علیہ السلام کی قبر بھی فرشتوں نے

[1] نیل الاوطار، ج٤، ص ٢٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود بنائی پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں قبر میں اتارا، پھر ان کی قبر مبارک کو اینٹوں سے بند کیا اور قبر پر مٹی ڈالی (پھر تجہیز و تکفین کے بعد) انھوں نے کہا "اے آدم کی اولاد! یہی تمہارے لیے (میت کے غسل اور کفن ودفن کا) مسنون طریقہ ہے۔"

نوٹ: ...... منکرین عذاب قبر اس حدیث پر غور وخوض کریں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ (۱) دنیاوی قبر کو ہی فرشتوں نے قبر مانا۔ (۲) قبر پر مٹی ڈالی۔ (۳) قبر کو اینٹوں سے بند بھی کیا۔ جب فرشتوں کو بذریعہ حکم ربی یہ آگاہی ہے کہ قبر دنیا میں زمین پر کسی نہ کسی شکل میں ملے گی تو ہمیں بھی قبر کی اہمیت، عارضی جزاء وسزا کو تسلیم کر لینا ہی عقلمندی ہے۔

سیدہ حفصہ بنت سیرین اور سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے موقع پر غسل کی ہدایت دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا "اسے طاق عدد میں غسل دینا۔" نیز آپ ﷺ نے ہمیں دائیں طرف اور وضو کی جگہوں سے ابتداء کرنے اور تین سے سات مرتبہ غسل دینے کا حکم فرمایا۔ ❶

مذکورہ دلائل اور کتب احادیث میں اس مضمون پر مبنی دیگر احکام نبوی ﷺ کے پیش نظر آئمہ کرام اور علماء عظام نے عوام الناس کی تعلیم کے لیے ترتیب وار آداب غسل میت کے متعلق جو وضاحت فرمائی ہے۔ اسے انتہائی سادہ انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس سے استفادہ کرتے ہوئے ہم بذات خود اس فریضہ کو کما حقہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

غسل میت کے آداب

❁:...... میت کو غسل دینے کے لیے دو امانت دار اور شریف النفس افراد کا انتخاب کرنا ضروری ہے، تاکہ دوران غسل میت کی راز رکھنے والی بات کو امانت سمجھ کر کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ صحیحین میں سیدنا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی منقول ہے، فرمایا: "جس شخص نے

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، حدیث رقم: ۱۲۵٤۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، سنن نسائی، کتاب الجنائز۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی مسلمان کا پردہ رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی پردہ داری فرمائے گا۔'' ❶

❀:...... پانی میں بیری کے پتے ڈال کر نیم گرم کر لیا جائے۔ صحیح بخاری میں فرمان رسول اکرم ﷺ کی رو سے یہی مسنون ہے۔ البتہ صابن کا استعمال بھی خلاف شرع نہیں، کیونکہ اصل مقصود میت کی صفائی ہے، لہٰذا جس چیز کے ذریعے صفائی زیادہ حاصل ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

❀:...... میت کو قدرے اونچی جگہ تختے پر لٹا دیا جائے اور وہاں خوشبو کا انتظام بھی کر لینا چاہیے، تاکہ نہلاتے وقت میت کے پیٹ سے نکلنے والے ممکنہ فضلہ وغیرہ کی بدبو کم محسوس ہو۔

❀:...... میت کا لباس اتار دیں اور ستر با پردہ رہنے دیا جائے پھر نرمی سے میت کے پیٹ کو دبایا جائے تاکہ غلاظت وغیرہ پیٹ سے پہلے ہی نکل جائے تو بہتر ہے، پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر دستانہ یا کپڑے کی سلی ہوئی تھیلی چڑھا کر میت کی شرم گاہ اور گندگی وغیرہ کو دھو کر اچھی طرح صاف کرے۔

❀:...... سنت کے مطابق دائیں طرف اور وضوء کی جگہوں سے غسل کی ابتداء کرنی چاہیے، یعنی میت کو پہلے وضو کروایا جائے، مگر کلی وغیرہ کے لیے منہ اور ناک میں پانی ڈالنے سے پرہیز کیا جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ پیٹ میں پانی چلا جائے اور میت کی جلدی خرابی کا باعث بنے، لہٰذا کپڑے یا روئی کو گیلا کر کے پہلے دانتوں اور پھر ناک کو صاف کیا جائے۔

❀:...... وضو کے بعد میت کو بائیں پہلو پر کر کے پانی ڈالا جائے اور صابن لگا کر سر سے پاؤں تک اچھی طرح صفائی کی جائے، پھر کروٹ بدل کر بائیں پہلو کو بھی اسی طریقے سے دھویا جائے۔ یہ ایک مرتبہ غسل مکمل ہو گیا۔

❀:...... رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق اسی طریقہ سے (موقع محل کی مناسبت سے) تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دیا جائے تاکہ اچھی طرح اور مکمل صفائی ہو جائے، نیز بالوں اور داڑھی کو بھی خوب دھو کر خوشبو لگائی جائے۔ اگر میت عورت ہو تو اس کے بال دھو کر

❶ بخاری و مسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو یا تین مینڈھیاں کر کے سر کی پچھلی جانب ڈال دیئے جائیں۔

❀:......آخر میں صحیح مسلم میں منقول سیدنا رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق میت کو کافور لگایا جائے۔ اگر کافور دستیاب نہ ہو تو کوئی سی بھی عمدہ خوشبو عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ کافور دستیاب ہوتے ہوئے کسی دوسری خوشبو کا استعمال مناسب نہیں، کیونکہ رسول پاک ﷺ کا ایک ایک فرمان کئی کئی حکمتوں سے بھرپور ہے۔ اسی حکم کافور کو ہی لیجیے کہ اس کی ٹھنڈک میں ایسی خاصیت پائی جاتی ہے جو جسم میت کے لیے مفید ہوتی ہے اور اس کی خوشبو میں خاصہ ہے کہ حشرات الارض جسم پر میت کے جلدی قریب نہیں آتے۔ سبحان اللہ

چالیس سال کے گناہ معاف کرانے کا نادر موقع

سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو غسل دیتے وقت پردہ پوشی کرے گا اللہ اُس کے بدلے میں اُس کے چالیس سال کے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جس نے کسی میت کو کفن دیا تو اللہ اسے جنت کے ریشم کا لباس پہنائیں گے اور جس نے کسی میت کے لیے قبر کھودی پھر اُس میں دفن کیا تو اُس کو اجر میں ایسی رہائش گاہ ملے گی جس میں وہ قیامت تک ٹھہرایا جائے گا۔'' ❶

کفن میت کے آداب

❀:......صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مذکور ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی بھائی کو کفن دے تو اچھے کفن کا اہتمام کرے۔ ❷

یاد رہے کہ اس معاملہ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ اچھے کفن سے صاف ستھرا، کشادہ اور درمیانہ درجہ کا کپڑا مراد ہے، نہ کہ بہت قیمتی اور مہنگا کپڑا۔ کیونکہ جامع ترمذی اور

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٥٤، تخریج حسن: از زبیر علی زئی رحمه الله.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ١٥، حديث رقم: ٢١٨٥/ ٤٩/ ٩٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کفن دینے میں مبالغہ آمیزی اور غلو نہ کرو، وہ تو جلدی خراب اور ختم ہونے والا ہے۔''

❀:...... صحیح بخاری میں منقول ہے کہ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا، جب افطار کے لیے ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو فرمانے لگے۔ ''سیدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے، اگر ان کے سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں پر کپڑا ڈالا جاتا تو سر کی طرف سے چادر کم پڑ جاتی۔ اسی حالت میں سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے، پھر ہمارے لیے دنیا وسیع کر دی گئی اور اس کی نعمتوں سے ہمیں نوازا گیا، خدشہ ہے کہ کہیں جلدی اس دنیا میں ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا چھوڑ دیا۔ ❶

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حالات کے مطابق جیسا بھی کفن میسر ہو کفایت کر جاتا ہے، خواہ ایک چادر ہو یا دو ہوں، مگر اچھے حالات میں مستحب یہ ہے کہ میت کو تین چادروں میں کفن دیا جائے جیسا کہ صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تین سفید کپڑوں کے ساتھ کفن دیا گیا۔ ؎:

پیدائش سے لے کر موت تک ایک سفر کیا
وہ بھی صرف ایک کفن کے لیے

فائدہ جلیلہ

❀:...... دور حاضر کا مروجہ کفن رسالت مآب ﷺ کے عہد سعید میں موجود نہیں تھا۔ اوائل اسلام میں عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قلت وسائل کی وجہ سے اس بات کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ مگر اب باوجود ہماری ایمانی کمزوریوں، کوتاہیوں اور رب تعالیٰ کی ناشکریوں

❶ صحيح بخاري، حديث: ١٢٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہم پر نوازشات الٰہی کی برکھا برس رہی ہے۔ بقول شاعر:

خطائیں دیکھتا بھی ہے عطائیں کم نہیں کرتا
سمجھ میں آ نہیں سکتا وہ اتنا مہربان کیوں ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت اور وسعت کے پیش نظر محدثین عظام اور فقہائے کرام ﷫ کے نزدیک مرد کو تین سفید کپڑوں میں اور عورت کو ❶ پانچ کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے۔ اگر پانچ میسر نہ ہوں تو تین بھی کفایت کر جائیں گے، مگر تین کپڑوں میں ایک قمیض، ایک چادر اور ایک لفافہ کا ہونا ضروری ہے۔ پانچ کپڑے ہونے کی صورت میں سر کی چادر اور چھاتی پر باندھنے کے لیے کپڑا بنا لیا جاتا ہے۔ مرد ہو یا عورت، دونوں کے کفن کے لفافے اتنے لمبے ہونے چاہئیں کہ سر اور پاؤں کی طرف سے آسانی کے ساتھ باندھا اور قبر میں اتارا جا سکے اور ایک کمر بند بھی باندھ دیا جائے تاکہ درمیان سے کفن کھلنے کا خدشہ نہ رہے۔ کفن پر کچھ بھی لکھنا سنت نبوی ﷺ سے ثابت نہیں، لہٰذا اس بدعت سے گریز کرنا چاہیے۔ کچھ جاہل، کم علم، گنوار مُلا کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اُس نے کھجور کے درخت کی قلم بنا کر کفن پر مکمل کلمہ اور شہادتین لکھی۔ حالانکہ ایک تو یہ احادیث کی کھلم کھلا مخالفت ہے اور دوسرا قبر میں جب لاش پھٹتی ہے تو لاش کا فضلہ، پاخانہ، غلاظت جسم سے باہر نکل کر اللہ کے مبارک کلمات پر آ کر گرتا ہے جو سراسر توہین بھی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اپنے کلام مجید میں کہ جس طرح میری قدر (Respect) کرنے کا حق تھا لوگوں نے میری قدر نہیں کی۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

❶ یہ ثابت نہیں ہے لہٰذا عورت کو بھی تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔ واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کی فضیلت

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَ یَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطٍ.)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے حضور ثواب کی امید رکھتے ہوئے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میت کو دفنانے تک وہاں رہے وہ دو قیراط کے برابر اجر و ثواب لے کر لوٹتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر دفنانے سے پہلے واپس چلا جائے وہ ایک قیراط لے کر واپس لوٹتا ہے۔"

غور طلب صحابی کا پچھتاوا:

جب سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ ثواب سنا تو اُن کے ہاتھ میں مٹھی بھر کنکریاں تھیں اور اُن کو لوٹ پوٹ کر رہے تھے، یعنی فکر میں تھے، فوراً کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا: افسوس! ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔ ❷

مقبول شفاعت:

❸:...... سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے جنازے میں ایسے چالیس آدمی شامل ہوں جو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اُس (میت کے حق) میں ان کی سفارش قبول کرتا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان، حدیث رقم: ٤٧۔
❷ بحوالہ مسلم شریف، جلد دوم، حدیث نمبر: ٢١٩٥؛ ص ٣٩٩۔
❸ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، حدیث: ٩٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ کے آداب

❁:...... دیگر فرضی اور نفلی نمازوں کی طرح نماز جنازہ کے لیے بھی طہارت اور وضوء ضروری ہے۔ صحیحین میں مندرج سیدنا رسول اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں طہارت اور وضوء کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ البتہ پانی پر عدم قدرت یا کسی شرعی عذر کی صورت میں سورۃ مائدہ آیت ۶ کے تحت عام نمازوں کی طرح نماز جنازہ بھی تیمم کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

❁:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کندھوں پر اٹھانا چاہیے اور مردوں کو اٹھانا چاہیے۔ ❶

❁:...... جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے جنازے کے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں چلنا جائز ہے۔ البتہ پیچھے چلنا افضل ہے۔ ❷

❁:...... جنازہ کے ساتھ سواری پر جانا بہتر نہیں، البتہ اگر سواری پر ہو تو جنازہ کے پیچھے رہے۔ ❸

❁:...... اگر میت مرد ہو تو امام صاحب کو اس کے سر کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھانی چاہئے اور اگر میت خاتون ہو تو امام صاحب کو اس کی کمر کے قریب کھڑے ہو کر امامت کے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔ ❹

❁:...... سنت نبوی ﷺ کے مطابق مقتدی حضرات کی صفیں درست کرانا امام صاحب کا فرض ہے۔ جبکہ خوش اخلاقی کے ساتھ اس پر عمل کرتے ہوئے صفیں سیدھی کرنا ہے۔ امام اور نمازیوں کی ذمہ داری ہے کہ نماز جنازہ عاجزی و خلوص سے ادا کریں۔

جوتوں سمیت نماز جنازہ:

نماز جنازہ کا انتظام کسی ایسی جگہ کیا گیا ہو جہاں مٹی اور کنکر وغیرہ ہوں تو وہاں صاف

❶ صحیح بخاری: ۱۳۱٤. ❷ سنن ابوداؤد: ۳۱۸۰. ❸ سنن ابوداؤد: ۳۱۸۹، ۳۱۸۰. ❹ جامع ترمذی، ابواب الجنائز، باب: ٤٥، حدیث رقم: ۱۰٤۳۔ اس کی سند حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوتوں سمیت نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اگر جوتوں کے نیچے گندگی وغیرہ کا احتمال ہو تو حکم تیمم کے تحت انہیں زمین پر رگڑ کر صاف کر لینا کافی ہے۔ بعض دوست عدم علم اور سادگی کی وجہ سے ایسے مواقع پر جوتوں سے پاؤں نکال کر ان کے اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ پاؤں جوتے کے اندر ہوں یا اوپر بات تو ایک ہی ہے، لہٰذا اس تکلف کی بجائے درج ذیل حدیث رسول اکرم ﷺ پر عمل کرتے ہوئے جوتوں سمیت نماز پڑھ لینی چاہیے۔

((حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ.)) ❶

''سیّدنا ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ''نبی کریم ﷺ جوتوں سمیت نماز ادا فرما لیتے تھے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں''۔

مسنون نماز جنازہ

❶:......سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نماز جنازہ ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جائے۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعائیں کی جائیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جائے۔ ❷ ❷:......سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ چار تکبیرات کے ساتھ ادا فرمائی۔ ❸

❸:......سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورۃ ساتھ ملا کر پڑھنا مذکور ہے۔ ❹

❶ صحيح بخاري، كتاب الصلاة باب الصلاة فى النعال، صحيح مسلم ايضاً.
❷ مصنف عبدالرزاق، باب القرائت والدعاء فى الصلوٰة على الميت، رقم: ٦٤٢٨.
❸ صحيح بخاري: كتاب الجنائز، حديث رقم: ١٣٣٤.
❹ صحيح بخاري: كتاب الجنائز، حديث رقم ١٣٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ جلیلہ:

مذکورہ روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھی جائے، دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعائیں کرنا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا مسنون ہے۔

نماز جنازہ کی دعائیں

سیدنا حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت یہ دعا فرمائی، میں نے اس کو یاد کرلیا اور اس وقت میں نے اپنے دل میں خواہش کی کہ کاش یہ نماز جنازہ میری ہوتی۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) ❶

”یا اللہ! اس میت کی بخشش فرمادے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دینا اور اس سے درگزر کرنا اور اس کی عزت بھری مہمان نوازی فرمانا اور اس کی قبر کو وسیع فرما۔ اور صاف فرمادے اس کی خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ذریعے سے اور پاک کردے اسے گناہوں سے، جیسا کہ تو نے صاف کردیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور بدلے میں دے اسے گھر، جو زیادہ بہتر ہو اس کے گھر سے اور گھر والے، جو زیادہ بہتر ہوں اس کے گھر والوں سے اور بیوی، جو زیادہ بہتر

❶ صحيح مسلم: كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت فى الصلوٰة، حديث رقم: ٢٢٣٢/ ٨٥/ ٩٦٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اس کی بیوی سے اور داخل فرما اسے جنت میں اور بچا لینا اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ میت کے جنازے پر یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ.)) ❶

"یا اللہ! معاف فرما دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے فوت شدگان کو، ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو۔ یا اللہ! جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھنا اسے اسلام پر اور جس کو تو فوت کرے ہم میں سے تو فوت کرنا اسے ایمان پر۔ یا اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور نہ ہمیں اس کے بعد گمراہ کرنا۔"

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک مسلمان کی میت پر نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ! وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

"یا اللہ! یقیناً فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، لہٰذا تو اسے فتنہ

---

❶ سنن ابی ماجہ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوٰۃ علی الجنائز، حدیث رقم: ۱۴۹۸۔ اس کی سند حسن ہے۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، حدیث رقم: ۱۴۹۹۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز باب الدعا للمیت، حدیث رقم: ۳۲۰۲۔ اس کی سند حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر سے اور آگ کے عذاب سے بچالے کیونکہ تو صاحب وفا اور حق والا ہے، چنانچہ تو اسے معاف کر دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بہت زیادہ معاف کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔"

سیدنا یزید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.))●

"یا اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا ہے، یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب نہ دے تو تجھے کسی کی پرواہ نہیں، اگر اس کا طرز عمل اچھا تھا تو اس کی اچھائی میں اضافہ فرمانا، اگر یہ خطا کار تھا تو اس کے گناہوں سے درگزر فرمانا۔"

بچے کی نماز جنازہ

سیدنا حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک معصوم بچے کی نماز جنازہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل دعا فرما رہے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.))●

"یا اللہ! اس میت کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمانا۔"

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ سَلَفًا وَاَجْرًا.))●

● مستدرك حاكم: كتاب الجنائز، حديث رقم: ١٣٢٨۔ اس کی سند حسن ہے۔ احكام الجنائز للالبانی، ص ١٢٥.

● مؤطا امام مالك: كتاب الجنائز، مايقول المصلي على الجنازة، رقم: ٧٧٦.

● صحيح البخاری: كتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، تعليقا، قبل الحديث: ١٣٣٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یا اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو، میزبان اور باعث اجر بنا دے۔''

نماز جنازہ کے فوراً بعد دعا

نماز جنازہ پڑھنے کے فوراً بعد میت کے اردگرد جمع ہو کر تین دفعہ اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ یہ خود ساختہ عمل اللہ کے رسول ﷺ سے کوئی ثبوت نہ ہے۔ اس سلسلہ میں نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کیا جو اس دین میں سے نہیں وہ مردود ہے۔ ❶

میت کو قبر میں داخل کرنے کی دعا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یہ دعا پڑھو۔''

((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.)) ❷

''اللہ کا نام لے کر اور اس کے رسول ﷺ کی سنت مطہرہ کے مطابق (ہم اس میت کو دفن کرتے ہیں)۔''

دفن کے بعد قبر پر دعا

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر پر ٹھہر کر ارشاد فرماتے:

''اپنے مسلمان بھائی کے لیے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اب اس سے سوال و جواب ہوں گے۔''

---

❶ صحیح بخاری، حدیث: ٢٦٩٧۔

❷ سنن ابی داؤد: کتاب الجنائز، باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ، حدیث رقم: ٣٢١٣۔ اس کی سند صحیح ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْهُ .)) ❶

"یا اللہ! اسے معاف فرما، یا اللہ! اسے ثابت قدم رکھنا۔"

تفهيم الحديث: ......نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا سنت نبویہ ﷺ سے بالکل ثابت نہیں، کیونکہ نماز جنازہ میں بہت ساری مسنون دعائیں پہلے ہی ہو چکی ہیں۔ کوئی کمی یا گنجائش باقی ہوتی تو نبی کریم ﷺ جو امت کی بخشش میں حریص ہیں ضرور بتلاتے، لیکن انھوں نے اس موقع پر رہنمائی نہیں فرمائی۔ اب اگر کوئی خواہش پرست انسان اپنی من مانی کر کے دعا اجتماعی کرے تو وہ بدعت کا شکار ہو جائے گا اور بدعت کی منزل جہنم ہی ہے۔ اب تمہاری مرضی نبی کریم ﷺ کی بات کے خلاف کر کے جہنم کو مول لے لیں یا سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہو کر جنتوں کے وارث بن جائیں۔

میت کے لواحقین لوگوں کے لیے کھانا تیار نہ کریں:

میت کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے کھانا بنائیں۔ کیونکہ صحابی جلیل جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةِ الطَّعَامِ بَعْدَ الدَّفْنِ مِنَ النِّيَاحَةِ .)) ❷

"میت کو دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونے اور (ان کا ہمارے لیے) کھانا تیار کرنے کو ہم لوگ نوحہ شمار کرتے تھے۔"

البتہ اہل میت کے لیے یا ان کے مہمانوں کے لیے کھانا تیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میت کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے لیے مشروع ہے کہ وہ اہل میت کے لیے کھانا

❶ سنن ابی داؤد: کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للميت فی وقت الانصراف، حدیث رقم: ۳۲۲۱۔ اس کی سند حسن ہے۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۲۰۴، وابن ماجه، کتاب الجنائز، حدیث رقم: ۱۶۱۲۔ اسے امام احمد نے بسند حسن روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار کریں، کیونکہ جب نبی کریم ﷺ کو ملک شام میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا بنائیں اور فرمایا:

((اِنَّهُمْ اَتَاهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ .)) ❶

''ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں غافل کر دیا ہے۔''

میت کے گھر والوں کے یہاں ہدیہ کے طور پر جو کھانا آیا ہو، اس کھانے پر وہ اپنے پڑوسیوں وغیرہ کو بلا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے علم کے مطابق اس سلسلہ میں وقت کی شرعاً کوئی تحدید نہیں۔ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر بعض لوگ سورہ یٰس اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، اس کا شریعت اسلام میں کوئی ثبوت نہیں۔ ہمیں وہ عمل کرنے چاہئیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسنون عمل ہی قبول ہوگا۔

آدابِ تعزیت

تعزیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی فوت شدہ عزیز یا عزیز کے ورثاء کے غم میں شریک ہو کر تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے انہیں صبر کی تلقین کرنا۔ اسلام میں یہ بہت مستحسن و پسندیدہ عمل ہے، مگر جب یہی چیز شرعی حدود سے تجاوز کر جائے اور بجائے صبر واستقامت کی تلقین کے بے صبری اور جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو یہی عمل انتہائی قابل نفرت اور باعث عذاب بن جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.)) ❷

❶ ابوداود، کتاب الجنائز، حدیث: ٢٦٨٦۔ ترمذی: ٩٩٨۔ صحیح ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ٣٥، حدیث رقم: ١٢٩٤۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ٤٤، حدیث رقم: ٢٨٥/ ١٦٥/ ١٠٣۔ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، حدیث: ٩٩٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس کسی نے بوقت مصیبت اپنا چہرہ پیٹا، گریبان چاک کیا اور جہالت والی باتیں کیں وہ ہم میں سے نہیں۔''

رسول اکرم ﷺ سے تعزیت کا انداز

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا موت اور زندگی کے درمیان ہے، لہٰذا آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے جا کر میرا یہ پیغام دو۔

((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.))

''یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا ہے اور جو اس نے دیا ہے اور ہر چیز کا اس کے حضور وقت مقرر ہے، لہٰذا تمہیں صبر کرتے ہوئے ثواب کی نیت رکھنی چاہئے۔''

دل دہلا دینے والا واقعہ:

جو شخص اپنوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو اللہ اُسے بدلے میں جنت سے نوازے گا لیکن جو شخص صبر کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ آہ و بکا اور اللہ سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا انجام بھی عبرت ناک ہوتا ہے۔

جام پور ضلع راجن پور میں مجھے میرے دوست نے بتایا ایک آدمی موچی کا پیشہ اختیار کیے ہوئے تھا۔ اُن کا خاندان ہنسی خوشی زندگی گزار رہا تھا لیکن اچانک اُن کا نوجوان شادی شدہ بیٹا حادثے کا شکار ہو کر چل بسا۔ پھر کچھ ہی مہینوں کے بعد اُن کی نوجوان بہو بھی بھیانک بیماری کا شکار ہو کر چل بسی۔ پھر اُسی سال اُن کا پوتا بھی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اب ان تینوں کا صدمہ وہ موچی برداشت نہ کر سکا اور اُس کا صبر کا پیمانہ شیطانی چکروں میں آ کر چھلکنے لگا۔ ایک دن موچی جوتی سی رہا تھا۔ ایک آدمی تعزیت کرنے آیا اُس نے کہا اللہ کی مرضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ یہ فقرہ سن کر موچی طیش میں آیا اور کہا اللہ میرا اور نقصان کیا کر سکتا تھا۔ یعنی اللہ نے میرے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی ہے نہ میری غربت کا ترس کھایا ہے اور میرے ہنستے بستے گھر کو اجاڑ کے رکھ دیا ہے۔ کیا اللہ کو صرف میرا ہی گھر نظر آتا تھا نقصان کرنے کی خاطر باقی لوگوں کا گھر اللہ کو نظر نہیں آتا تھا۔ جیسے ہی اُس موچی نے اللہ کے بارے میں نازیبا گفتگو کی تو جس نوکیلی آر سے وہ جوتی سی رہا تھا وہی آر فوراً اُسی کے ہاتھوں کے ذریعے اُس کی آنکھوں میں پیوست ہوگئی۔ یعنی ہمیشہ کے لیے اُس کی دنیا کو رب نے اپنے غیض و غضب سے اندھیر نگری بنادیا۔ واقعی صبر کا پھل میٹھا ہے۔

پھر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دے کر دوبارہ پیغام بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب رضی اللہ عنہم کی معیت میں تشریف لائے اور اپنے نواسے کو دنیا سے جاتے ہوئے دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ آنسو اللہ کی رحمت کا باعث ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے نرم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔'' [1]

مصیبت کے وقت دعاء

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کسی بھی مسلمان پر جب کوئی تکلیف اور مصیبت آئے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے حضور یہ کلمات کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس مصیبت کا نعم البدل عطا فرما دیتا ہے''

((اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا.)) [2]

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ٣٢، حدیث رقم: ١٢٨٤۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، حدیث: ٢١٣٥/ ١١/ ٩٢٣۔ ابن ماجة، الجنائز، حدیث: ١٥٨٨.

[2] صحیح مسلم: کتاب الجنائز، باب مایقال عند المصیبة، حدیث رقم: ٢١٢٦/ ٣/ ٩١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بلاشبہ ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں اور یقیناً ہمیں اسی کے حضور پیش ہونا ہے، یا اللہ مجھے اس دکھ کے بدلے میں اجر وثواب سے نوازنا اور اس کا بہترین بدلہ بھی عطا فرمانا۔"

سوگ کی مدت

((عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرَةِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْرًا.)) ❶

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے اسے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں، سوائے اپنے خاوند کے، اس کی موت پر وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔"

یعنی جب کسی خاتون کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں تو کسی مرد کے لیے بھی تین دنوں سے زیادہ سوگوار ماحول پیدا کر کے بیٹھے رہنا قطعاً درست نہیں ہوسکتا۔ مذکورہ حدیث رسول اکرم ﷺ میں خواتین کے ذکر کی حکمت صاف ظاہر ہے کہ عام طور پر مردوں کی بہ نسبت ان کے دل زیادہ حساس ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔

ضروری وضاحت: ......سیّدنا نبی کریم ﷺ نے سوگ کی آخری مدت صرف ۳ دن بتائی ہے زیادہ نہیں۔ اب کچھ لوگ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے غم کا سوگ اُن کی شہادت کے صدیوں بعد ہر سال یکم تا ۱۰ محرم کو گریباں چاک کر کے، منہ پر تھپڑ، سینہ کوبی، زنجیروں اور چھریوں کے جسم پر وار کر کر کے لہولہان ہو کر سوگ کا اظہار کرتے ہیں۔ دنیا کے سامنے اگر ایسا سوگ جائز ہوتا تو سوچیے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ،

❶ صحيح مسلم، كتاب الطلاق، حديث رقم: ٣٧٢٩/ ٥٩/ ١٤٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبع تابعین، چاروں امام حتیٰ کہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے ضرور منایا ہوتا۔ لیکن انہوں نے بھی مسنون طریقے میں اُس کا ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے یہ طریقہ نہ ہی اختیار کیا اور نہ ہی اس کی روش کی بنیاد رکھی۔

بیوہ کی عدت

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۳۴ اور مذکورہ حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بیوہ کی عدت چار مہینے دس دن ہے، لیکن حاملہ ہونے کی صورت میں سورۃ الطلاق کی آیت نمبر ۴ کی رو سے اس کی عدت وضع حمل تک ہوگی اور بیوہ اپنی عدت کا تمام عرصہ خاوند کے سوگ میں سادگی کے ساتھ گزارے گی۔ یہ عدت چاند کے مہینوں کے اعتبار سے ہوگی۔

ایصال ثواب

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾

(البقرہ:۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، ہر نفس نے جو بھی نیکی کمائی ہے، اس کا اجر اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی ہے، اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔''

کلام الٰہی کے اس قاعدہ کلیہ کے مطابق ہر فرد اسی خدمت پر انعام و اکرام کا حق دار ہوگا جو اس نے خود انجام دی ہو۔ ایسا نہیں کہ ایک شخص کی محنت پر دوسرا انعام کا مستحق قرار پائے اور یہی قانون الٰہی برائی اور جرم کا ارتکاب کرنے والے کے لیے ہے۔ البتہ یہ ضرور ممکن ہے کہ کسی شخص نے اپنی زندگی میں ایک اچھے کام کی شروعات کی ہوں اور اس کی وفات کے بعد بھی سالہا سال تک اس نیکی کے اثرات مرتب ہوتے رہیں اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی رہیں۔ لہٰذا سمجھ دار اور بانصیب شخص وہی ہے جو اپنی زندگی میں ایسے اعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے جو قبر و آخرت میں اس کے لیے نفع بخش ہو سکیں۔

جیسا کہ جامع ترمذی میں سیدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمان منقول ہے جسے سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عقل مند ہے وہ شخص جس نے (اپنی زندگی میں) اپنا محاسبہ کیا اور ایسے اعمال اختیار کیے جو موت کے بعد بھی اس کے کام آئیں اور بیوقوف ہے وہ شخص جو اپنی خواہشات کے پیچھے لگا رہے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کا طلب گار بھی ہو۔'' ❶

ایصال ثواب کے مسنون اعمال

قرآن کریم مذکورہ آیت مبارکہ اور حدیث نبوی ﷺ کی رہنمائی کے مطابق میت کے ایصال ثواب کا دار و مدار بھی اس کی اپنی زندگی کے اچھے یا برے اعمال پر ہے۔ اگر فوت ہونے والا شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھنے والا، اس کے بھیجے ہوئے آخری رسول ﷺ کی سنت کو پسند کرنے والا اور اسی کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہوئے فوت ہونے والا ہو تو ایسے خوش بخت مرد و زن کے لیے درج ذیل فرامین نبوی ﷺ میں ایصال ثواب کی خوشخبری منقول ہے، جبکہ اس کے برعکس زندگی گزار کر جانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے اس انعام و اکرام سے محروم اور نامراد ہیں۔

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ.)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انسان کے

❶ جامع ترمذی، ابواب صفته القیامة، باب ۲۵، حدیث: ۲٤٥٩۔ ابن ماجه، حدیث: ٤٢٦٠.

❷ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ۳، حدیث: ٤٢٢٣/ ١٤/ ١٦٣١۔ ابوداؤد، کتاب الوصایا، حدیث: ٢٨٨٠.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوت ہونے کے بعد اس کے تمام اعمال و اسباب منقطع ہو جاتے ہیں۔ مگر تین عمل جاری رہتے ہیں۔

[۱] صدقہ جاریہ۔ [۲] وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ [۳] نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرے۔"

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.)) ●

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مومن کو موت کے بعد اس کے اعمال اور حسنات میں سے جن کا اجر ملتا ہے وہ علم ہے۔ جو اس نے سکھایا اور نشر کیا، یا وہ نیک اور صالح اولاد ہے جسے وہ چھوڑ گیا، یا قرآن ہے جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا، یا اس نے مسجد بنائی، یا مسافروں کے لیے کوئی سرائے اور آرام گاہ تعمیر کرائی، یا اس نے نہر کھدوائی، یا اپنی زندگی میں اپنے مال سے تندرستی کی حالت میں صدقہ کیا، یہ ایسے اعمال ہیں جن کا اجر و ثواب اور فائدہ اسے موت کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔"

رحمت کائنات ﷺ کی دونوں مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مومن کا ہر نیک عمل جو اس کی موت کے بعد بھی اہل دنیا کے کام آتا رہے وہ اس کے لیے ایصال ثواب کا موجب ہو گا، یہاں تک کہ مومن میت کی نیک اولاد کی دعا اور صدقہ و خیرات بھی اس کی زندگی کے عمل

● سنن ابن ماجه: باب ثواب معلم الناس الخير، حديث رقم: ٢٤٢۔ اس حدیث کی تخریج علامہ ناصر الدین البانی کے نزدیک حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ میں بھی درج ہے۔ (بحوالہ: کتاب الجنائز، از پروفیسر ابو حمزہ محمد اعظم چیمہ، ص ۳۰۷، مطبوع ۲۰۱۵ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ اولاد کی اچھی تربیت بھی اس کی نیک کمائی اور سرمایہ ہے۔ جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کا مندرجہ ذیل فرمان منقول ہے۔

((اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.)) ❶

''بہترین روزی وہ ہے جو تم لوگ اپنی کمائی سے کھاتے ہو اور بلاشبہ تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی سے ہے۔''

چنانچہ اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کی وفات کے بعد ایسے کام انجام دیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوں اور ان اعمال سے اجتناب کریں جن کا شریعت مطہرہ میں ثبوت نہیں ملتا۔ ایسا نہ ہو کہ ثواب کی بجائے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھیں جو ہمارے والدین کے لیے نقصان کا باعث بن جائے۔ لہٰذا ذیل کی احادیث نبوی ﷺ میں مذکور ایصال ثواب بیان کیا جا رہا ہے تا کہ اس کا مسنون طریقہ اور انداز واضح ہو جائے۔

کافر اور مشرک میت کو ایصال ثواب کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ❷

فوت شدہ کی طرف سے پانی کا انتظام کر دینا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ ❸

میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کرنا ثابت نہیں۔ ❹

میّت کی نیک خواہش پوری کرنا

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ

❶ جامع ترمذی، ابواب الاحكام، باب ٢٢، حديث: ١٣٥٨۔ ابن ماجه: ٢٢٩٠، واسناده صحيح.

❷ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٤٨٤.

❸ صحيح النسائي: ٣٤٢٥.

❹ تفسير ابن كثير: ٤/ ٢٥٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَفْسُهَا وَ أَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.)) ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی ''میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں، میرا خیال ہے اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کا کہتیں، کیا اب میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کرے گا تو تیری والدہ کو اس کا فائدہ پہنچے گا۔''

میّت کی منت پوری کرنا

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اِسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.))

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک نذر تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ان کی طرف سے یہ نذر پوری کردو۔'' ❷

نذر کے متعلق یاد رہے کہ اگر میت نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابع فرمانی اور اپنی ملکیت والی چیز پر منت مان رکھی تھی تو ایسی منت اور نذر پورا کرنا ورثاء پر فرض ہے، بصورت دیگر اس پر عمل نہ کرنا ہی لواحقین کے لیے بہتر ہے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الوصایا، باب ۱۹، حدیث: ۲۷۶۰.

❷ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب ۱۹، حدیث رقم: ۲۷۶۱۔ صحیح مسلم: کتاب النذر.

❸ صحیح مسلم، کتاب النذر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَءَ ةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اِقْضُوا اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ .))❶

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی میری والدہ نے حج کی منت مان رکھی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں اور فوت ہوگئیں، کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں، ان کی طرف سے حج کرو، کیا اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتی؟، اللہ تعالیٰ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے، لہٰذا اللہ کا قرض ضرور ادا کرو۔''

www.kitabosunnat.com

میّت کی طرف سے صدقہ

صحابی رسول ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اُس وقت میں وہاں موجود نہ تھا۔ میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوسکے گا؟ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایک پھل دار باغ ہے، میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔ ❷

ضرور صدقہ کیجیے:

حدیث سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے کہ والدین کی وفات کے بعد وہ کہیں یا نہ کہیں صدقہ کر دینا چاہیے۔ سیدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: اولاد کا کیا ہوا صدقہ والدین کو فائدہ دے گا۔ میری نظروں میں جو فائدہ ہوگا وہ یہ ہے: (۱) یہ صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کر دے گا جس

❶ صحيح بخاری، كتاب العمرة، جزاء الصيد، باب ۲۲، حديث رقم: ۱۸۵۲ .
❷ صحيح بخاری: ۲۷۵٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے میت کی بخشش ممکن ہو سکے گی۔ (۲) یہ صدقہ میت کو قبر کی گرمی، قبر میں سوال و جواب کی پریشانیوں، قبر کی تنگی، قبر کے اندھیروں اور قبر کے دل دہلا دینے والے عذاب سے ضرور نجات دلائے گی۔ (۳) یہ صدقہ اُس کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کا کفارہ بھی بن سکتا ہے۔ (۴) میت کی طرف سے کیا جانے والا صدقہ میت کی کیوں کوتاہیوں اور جنت میں لے جانے والی تمام رکاوٹوں کو پاش پاش کر دینے کا بہانہ ہے۔ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ کسی نہ کسی زاویہ سے اس میت کو بخشنے کا یقینی خواہش مند اور متمنی ہے۔

میّت کے روزوں کی قضاء دینا

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُّقْضٰى .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، ان پر ایک مہینے کے روزے ہیں، کیا میں ان کی قضاء دے سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتے؟ اس نے عرض کی ہاں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ .)) ❷

❶ صحيح بخاري، كتاب الصوم، حديث رقم: ١٩٥٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصوم عن الميت، حديث: ١١٤٨ـ ابوداؤد، حديث: ٣٣١٠.

❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب ٤٢، حديث رقم: ١٩٥٢ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، حديث: ١١٤٧ـ ابوداؤد، حديث رقم: ٣٣١١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مرد و عورت فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا وارث اس کے روزے رکھے۔''

معذور والدین کی طرف سے حج کرنا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حجۃ الوداع پر ایک خاتون نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی ''اللہ تعالیٰ کا عائد کردہ فریضہ حج میرے والد کی زندگی میں آ گیا ہے، مگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر بیٹھ نہیں سکتے، میں ان کی طرف سے حج کروں تو ان کا حج ہو جائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں۔'' ❶ مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں بیمار یا فوت شدہ، بہن، بھائی اور عزیز و اقارب کی طرف سے حج بدل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس فریضہ کو وہی لوگ ادا کر سکتے ہیں جو پہلے اپنی طرف سے حج کر چکے ہوں۔ ❷

فوت شدہ والدین سے حسن سلوک

سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی سلمہ کے ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی: مجھے اپنے ماں باپ سے جو حسن سلوک کرنا چاہیے تھا اس میں سے کچھ باقی ہے، کیا میں ان کی وفات کے بعد ان کے لیے کچھ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، تمہیں ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور ان کی موت کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا چاہیے اور ان کے دوستوں کی عزت اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔ ❸

❶ صحیح بخاری، کتاب الحج، حدیث رقم: ١٥١٣۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ٧١، حدیث: ٣٢٥١/ ٤٠٧/ ١٣٣٤۔ ابوداؤد: ١٨٠٩ .

❷ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، حدیث رقم: ١٨١١ .

❸ سنن ابی ماجه، الادب، حدیث رقم: ٣٦٦٤۔ ابوداؤد، کتاب الادب، حدیث رقم: ٥١٤٢۔ اس کی سند حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی صحیح العقیدہ اور صالح شخص کی وفات کے بعد اس کی اولاد یا شاگرد اور تلامذہ اس کے حق میں دعا، استغفار یا کوئی بھی اچھا عمل کریں تو فوت شدہ کو ان کی اس نیکی سے برابر اجر وثواب ملتا رہے گا، خواہ پچھلے اس کا نام لیں یا نہ لیں۔ ان شاء اللہ فوت شدہ کو ان کی اچھی تعلیم وتربیت کرنے کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ سے اپنا حصہ موصول ہوتا رہے گا۔

غریبوں کا نسخہ:

غور کیجیے! اگر تم پیسوں، روپوں اور دولت سے کنواں، نہر، نلکا، سراں، مسجد بنانے کی سکت، طاقت اور ہمت نہیں رکھتے تو کیا تم زبان ہلا کر ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ یقیناً ہر بندہ ہر بندی کم از کم اگر وہ صدقہ بذریعہ رقم کرنے کے اہل نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں وہ اپنی زبانوں کو ہلا کر اپنے الشکور (قدردان) رب العالمین کے سامنے اپنے فوت شدگان کے لیے ضرور دعا کریں۔

نہ جانے کون مجھے دعاؤں میں یاد کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں تو سمندر اچھال دیتا ہے

قدردان کی قدردانیاں دیکھو اور دعاؤں کے قیمتی لمحات ضائع مت کرو۔

زیارت قبور کے آداب

مسلمان کسی بھی دن اور رات میں جب چاہے قبرستان جا کر اپنے عزیز واقارب کے لیے دعا مغفرت کر سکتا ہے۔

شریعت میں زیارت قبور کے کوئی اوقات مخصوص نہیں، البتہ قبرستان کا ماحول اور راستہ پر امن ہو تو رات کے وقت قبرستان جا کر اہل قبور کے لیے دعا کرنا افضل ہے۔ سیّدنا رسول اکرم ﷺ کا عمل مبارک مذکور ہے کہ آپ ﷺ اکثر رات کو جنت البقیع جایا کرتے تھے۔ ●

❁:...... مذکورہ حدیث پاک ہی کی روشنی میں اہل قبور کے لیے کھڑے ہو کر دعا کرنا

● دیکھئے: صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ٣٥، حدیث رقم: ٢٢٥٥/ ١٠٢/ ٩٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسنون ہے، دعا کرتے وقت اہل قبور کی طرف رخ کرنا اور ہاتھوں کو اٹھانا بھی مشروع ہے۔

❁:...... قبرستان جانے والے حضرات کو اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی رقت قلبی اور خلوص نیت کے ساتھ فوت شدگان کے لیے دعا استغفار کرنی چاہیے، اگر اللہ تعالیٰ اہل قبور کے حق میں ان کی دعا قبول فرما لے تو یہ بہت ہی سعادت کی بات ہے۔

خواتین کا قبرستان جانا:

عورتیں بھی قبرستان جاسکتی ہیں تاکہ یہ بھی وہ تمام فوائد حاصل کر سکیں جو مرد حاصل کرتے ہیں، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔ ایک تو یہ رسول اللہ ﷺ کے اس عمومی حکم میں شامل ہے:

((فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ .))

"تم قبروں کی زیارت کرو۔"

دوسرا یہ کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (انہیں) قبروں کی زیارت کرنے کی رخصت عطا فرمائی۔ ❶

عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں تو میں نے عرض کیا: اے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ فرمانے لگیں: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر۔ تو میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کو) قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا؟ تو فرمانے لگیں: ہاں! منع کیا تھا، پھر ان کی زیارت کی اجازت دے دی۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة: ١٥٧٠، وقال الالباني: صحيح.

❷ المستدرك للحاكم: ١٣٩٢، وسكت عنها، السنن الكبرى للبيهقي: ٧٢٠٧، وقال الالباني: فالحديث صحيح في ارواء الغليل.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس بیٹھی رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے کہا: اپنا مشورہ اپنے پاس ہی رکھیں، کیونکہ تجھے میری مصیبت نہیں پہنچی ہے، اس نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ اسے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ تھے تو وہ نبی ﷺ کے دروازے پر آئی اور اس نے آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی دربان نہ پایا تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى .)) ❶

''بے شک صبر تو صدمے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔''

ان احادیث سے عورتوں کا قبرستان جانا ثابت ہوتا ہے، لیکن انہیں کثرت سے قبرستان نہیں جانا چاہیے، نہ ہی بغیر محرم کے، نہ ہی ان اوقات میں جو عورتوں کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں، نہ ہی زیب و زینت یا بناؤ سنگھار کرکے اور نہ ہی بغیر پردے کے۔ جن احادیث میں زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کا ذکر ہے ان سے بھی کئی علما نے یہی مراد لیا ہے، بعض نے کہا ہے کہ یہ ان کے صبر نہ کرنے اور جزع و فزع کرنے کی وجہ سے ہے۔ اس لیے ہمیں شریعت اسلام کی روشنی میں عمل کرتے ہوئے خواتین قبرستان جانے دینا چاہیے۔ واللہ اعلم

زیارت قبور کے مقاصد

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ .)) ❷

''سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم کے حوالہ سے سیدنا رسول اکرم ﷺ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور: ١٢٨٣، سنن ابي داؤد، كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة: ٣١٢٤، مسند احمد: ١٢٣١٧ .

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ٣٦، حديث رقم: ٢٢٦٠/١٠٦/٩٧٧۔ سنن الترمذي، الجنائز، باب ٦٠، حديث رقم: ١٠٥٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا فرمان بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا، اب تم لوگ قبرستان جایا کرو، کیونکہ قبریں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

یعنی فوت شدگان کی قبروں پر جانے کی ایک حکمت جو زندہ لوگوں کے لیے فائدہ مند ہے وہ فکر آخرت ہے، جس کا عینی مشاہدہ کرنے کے بعد ہم مرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے یقین کو مزید مستحکم کرتے ہوئے سفر آخرت کی بہتر تیاری کر سکیں۔ دوسری حکمت جو ہمارے فوت ہونے والے احباب کے لیے نفع بخش ہو سکتی ہے وہ دعا ہے، کہ قبرستان جا کر ہم اہل قبور کے حق میں اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور مغفرت کی التجاء کر سکیں، لہٰذا ہمیں بھی یہی دو مقاصد لے کے اپنے اقرباء کی قبروں پر جانا چاہیے اور وہی آداب بجالانا چاہئیں جن کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمائی ہے۔

زیارت قبور کی دعائیں

سیدنا حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو وہاں اہل قبور کے لیے دعا کریں۔

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .)) ❶

''تم پر سلامتی ہو، ان گھروں کے مومن اور مسلمان باسیو! اور بلاشبہ ہم بھی ضرور ان شاء اللہ آپ لوگوں سے ملنے والے ہیں، لہٰذا میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا رسول اکرم ﷺ سے عرض

❶ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، حديث رقم: ٢٢٥٧/ ١٠٤/ ٩٧٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی: اگر میں قبرستان جاؤں تو وہاں کون سی دعا کروں؟ آپ ﷺ نے یہ دعا سکھلائی:

((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ.)) ❶

''ان گھروں کے مسلمان اور ایماندار مکینو! تم پر سلامتی ہو، (دنیا سے) جانے والے ہمارے اگلے اور پچھلے افراد پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، ان شا اللہ یقیناً ہم تم لوگوں سے ملنے والے ہیں۔''

مذکورہ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خواتین اسلامی آداب کو ملحوظ رکھنے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی ہوں تو ان کے لیے قبرستان جا کر عزیز و اقارب کے حق میں دعائے استغفار کرنے میں کوئی حرج نہیں، مگر جو عورتیں وہاں جا کر غیر ضروری اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کرنے والی ہوں انہیں قبرستان جانے کی اجازت نہیں، بلکہ ایسی خواتین کے لیے جامع ترمذی، ابواب الجنائز حدیث رقم (۱۰۵۶) میں مندرج سیّدنا رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق لعنت کی وعید سنائی گئی ہے، جس سے سب مسلمانوں کو بہر صورت بچنا چاہیے اور ہمارے سامنے قبرستان جاتے وقت صرف دو مقاصد ہونے چاہئیں۔

(۱)......فوت شدگان کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا کرنا۔

(۲)......موت اور آخرت کی یاد سے اپنے طرز زندگی کو درست کرنا، کیونکہ مذکورہ فرمان نبوی ﷺ کا یہی تقاضا ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ۳۵، حدیث رقم: ۲۲۵۶/ ۱۰۳/ ۹۷۴۔ سنن نسائی، کتاب الجنائز.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبرستان جا کر کی جانے والی بدعات

تمام بدعات گمراہی ہیں اور تمام گمراہیوں کی منزل سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں۔

1. قبروں پر گلاب کے پھول کی پتیاں یا گلاب کے پھول ہار کی صورت میں ڈالنا مسنون نہیں بلکہ بدعت ہے۔
2. قبروں پر چراغ جلانا، اگر بتی لگانا بھی قرآن وحدیث کی رو سے بے ثبوت ہے۔
3. قبروں کی خصوصاً ماہ محرم میں لیپائی، چنائی کرنا، کھجوروں کی چھڑیاں ڈالنا مسنون نہیں بدعات ہیں۔
4. قبروں پر فاتحہ خوانی، نذر و نیاز کا قرآن وحدیث میں قطعاً ثبوت نہیں ملتا۔
5. قبروں کے نزدیک بیٹھ کر قرآن خوانی کرنا بھی بے ثبوت ہے۔
6. قبروں کا طواف کرنا وہاں شیرینیاں بانٹنا خصوصاً ماہ محرم میں ناجائز ہے۔ داجل کے ایک شخص نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ میری میت کو فلاں پیر کی قبر کے گرد طواف کرانا اولاد نے اس کی وصیت پر عملدرآمد کیا یہ ناجائز ہیں۔
7. قبروں پر چلہ کشی یا ان میں تعویذ رکھنا یا قبروں پر سجدہ، رکوع یا قیام کرنا ناجائز ہے۔
8. قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں، قبروں پر میلے ٹھیلے لگانا، عرس منانا، قبر کے قریب دھمال ڈالنا جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لہٰذا ہمارے ہاں خواتین وحضرات کو بھی یہی دو مقاصد لے کر قبرستان جانا چاہئے، ورنہ غیر شرعی امور کا ارتکاب کرنے سے نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی وعید کی زد میں آجائیں گے۔ قارئین محترم! قرآن کریم اور مستند احادیث نبوی ﷺ سے مزین "میت کے غسل، کفن اور دفن کرنے کے احکام" اور اس کے لوازمات پر مشتمل یہ کتاب انتہائی اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے تاکہ بحیثیت مسلمان ہم اپنے وضع کردہ رسم و رواج کی بجائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کر سکیں، لہٰذا ان مسائل کی مزید معلومات کے لیے قرآن مجید کی تفاسیر اور کتب احادیث کی طرف رجوع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی سکھلائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کو نفع دینے والے اعمال

تحریر: جناب مولانا منظور احمد جمالی

قارئین کرام! بعض ایسے اعمال ہیں جن کا ایک مومن کو اس کے انتقال کے بعد بھی ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ ہم یہاں بعض ایسے اعمال بیان کرتے ہیں جو مرنے کے بعد بھی نفع بخش ہیں۔ جناب عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ.)) ❶

"میت کے پیچھے تین چیزیں ہوتی ہیں، ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل جاتا ہے اس کے گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)) ❷

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔"

---

❶ مسلم: ٧٤٢٤.

❷ مسلم: ٤٢٢٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک صالح اولاد کی دعا و استغفار اور والدین کے وفات کے بعد ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا اور ان رشتوں کو جوڑنا بھی ان کے لئے باعث نجات ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا قَالَ: نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِيفَاءٌ بِعُهُودِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا.)) ❶

"ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اتنے میں قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی نیکی ایسی باقی ہے کہ ان کی وفات کے بعد میں ان کے لیے کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا اور ان کے انتقال کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا اور ان رشتوں کو جوڑنا جن کا تعلق انہی کی وجہ سے ہے۔"

اسی طرح نیک صالح اولاد کی دعاؤں کی برکات سے اللہ تعالیٰ والدین کے درجات بلند فرماتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) ❷

"آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا پھر وہ کہتا ہے کہ میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟ اس کو جواب دیا جائے گا: تیرے لیے تیری اولاد کے دعا و استغفار کرنے کے

❶ ابن ماجه: ٣٦٦٤.

❷ ابن ماجه: ٣٦٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبب ہے۔"

اپنے فوت شدہ کے نام پر صدقات و خیرات کرنا' کنواں تالاب وغیرہ کھودوانا' نل وغیرہ لگوانا جس سے لوگ سیراب ہوں یہ بہترین صدقہ ہے اور باعث اجر ہے۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کے رسول!

((إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ.)) ❶

"میری ماں مرگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پیاسوں کو) پانی پلانا۔"

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ.)) ❷

"ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں' اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ملے گا۔"

ایک روایت میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ

---

❶ سنن نسائی: ٣٦٩٤.

❷ بخاری: ١٣٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا .))❶

"ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہو چکی ہیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ ان کے لیے مفید ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں' اس نے عرض کیا: میرا ایک باغ ہے آپ گواہ رہیے کہ میں نے اسے والدہ کی طرف سے صدقہ میں دے دیا۔"

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ .))❷

"ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انھوں نے مال تو چھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی تو کیا ان کی طرف سے میرا صدقہ کرنا ان کے گناہوں کا کفارہ بن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔"

اسی طرح اولاد اپنے والدین کی طرف سے حج یا جو اسکے ذمہ روزے واجب ہوں یا نذر ہو تو ورثا ادا کر لیں تو اس کی طرف سے ادا ہو جاتے ہیں اور میت کو نفع دیتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ: حُجِّي عَنْ اَبِيكِ .))❸

"ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے والد کے بارے میں سوال کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا اور حج نہیں کیا تھا پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔"

اسی طرح اگر کسی کے ذمہ روزے ہوں تو اس کے ولی اس کی طرف سے روزہ رکھیں

---

❶ ترمذی: ٦٦٩. ❷ مسند احمد: ٣٢٩٤.
❸ النسائی: ٢٦٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ .)) ❶

"اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا .)) ❷

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ ایک نذر تھی' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر پوری کر دے۔"

وضاحت: ......جس نے نذر مانی ہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرے گا تو اس کی نذر پوری کی جائے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی کی نذر مانی ہو تو وہ نذر پوری نہیں کرنی چاہیے۔

جو سرحد کی محافظت اور نگہبانی کرے گا اس کا عمل روز محشر تک بڑھتا رہے گا۔ جیسا کہ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ .)) ❸

"ہر میت کا عمل مرنے کے بعد ختم کر دیا جاتا ہے سوائے سرحد کی پاسبانی اور حفاظت کرنے والے کے' اس کا عمل اس کے لیے قیامت تک بڑھتا رہے گا اور قبر کے فتنہ سے وہ مامون کر دیا جائے گا۔"

❶ صحیح بخاری: ١٩٥٢ . ❷ البخاری: ٢٧٦١ .

❸ ابو داؤد: ٢٥٠٠ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کے لئے خلوص دل سے دعا کرنا بھی بخشش کا ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

''اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں گے جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمانداروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب! بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ .)) ❶

''جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کرو۔''

جب بھی رسول اللہ ﷺ کسی کی نماز جنازہ پڑھتے تو خلوص دل سے پڑھتے۔ جیسا کہ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِذٰلِكَ الْمَيِّتِ .)) ❷

❶ سنن ابو داؤد: ۳۱۹۹۔ ❷ سنن نسائی: ۱۹۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ایک جنازے کی نماز میں کہہ رہے تھے: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ."

''اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر، اسے معاف کر دے، اسے عافیت دے، اس کی (بہترین) مہمان نوازی فرما، اس کی (قبر) کشادہ کر دے، اسے پانی برف اور اولے سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اس کو بدلے میں اس کے گھر سے اچھا گھر' اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے اچھی بیوی عطا کر اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔ عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس میت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا (سن کر) میں نے آرزو کی: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔''

جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کریں میت کے حق میں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش قبول کی جاتی ہے۔ جیسا کہ سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ سَلَّامٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.)) ❶

❶ سنن نسائی: ۱۹۹۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے (جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو (اور) وہ (اللہ کے پاس) شفاعت (سفارش) کریں تو اس کے حق میں (ان کی) شفاعت قبول کی جائے گی۔ سلام کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو شعیب بن حجاب سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: مجھ سے اسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے وہ اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کر رہے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو۔ جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ .)) ❶

''نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔''

جب مومنین میں سے کوئی میت کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کی تعریف کرے تو یہ بھی نجات کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّوا عَلَى جَنَازَةٍ وَأَثْنَوا خَيراً يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَ: أَجَزْتُ شَهَادَتَهُم فِيمَا يَعْلَمُونَ وَأَغْفِرُ لَهُ مَا لا يَعْلَمُونَ .)) ❷

''جب لوگ کسی میت کی نمازِ جنازہ پڑھیں اور اس کی تعریف کریں تو اللہ رب العزت فرماتا ہے: جو یہ لوگ جانتے ہیں اس بارے میں ان کی گواہی کافی ہو گئی اور جو یہ لوگ نہیں جانتے میں اسے بخشتا ہوں۔''

❶ سنن ابوداؤد: ۳۲۲۱ .

❷ سلسلة الاحاديث صحيحه: ٥١٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ وَلِهَذَا وَجَبَتْ قَالَ: شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.)) ❶

"رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی' آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی یا اس کے سوا اور الفاظ (اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے) کہے (راوی کو شبہ ہے) آپ ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ نے اس جنازہ کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان والی قوم کی گواہی (بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔"

قرآن وحدیث اور تمام ترنیکی اور اتباع سنت کی طرف بلانے اور اسے پھیلانے کا اجر و ثواب اتنا ہے کہ اسے اس کے اس عمل کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر مزید اسے ثواب سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.)) ❷

❶ صحيح بخاري: ٢٦٤٢.

❷ جامع ترمذي: ٢٦٧٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا (کوئی اچھی سنت قائم کی) اور اس اچھے طریقہ کی پیروی کی گئی تو اسے (ایک تو) اسے اپنے عمل کا اجر ملے گا اور (دوسرے) جو اس کی پیروی کریں گے ان کے اجر وثواب میں کسی طرح کی کمی کیے بغیر ان کے اجر وثواب کے برابر بھی اسے ثواب ملے گا۔ جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس برے طریقے کی پیروی کی گئی تو ایک تو اس پر اپنے عمل کا بوجھ (گناہ) ہوگا اور (دوسرے) جو لوگ اس کی پیروی کریں گے ان کے گناہوں کے برابر بھی اسی پر گناہ ہوگا بغیر اس کے کہ اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی کی گئی ہو۔"

اگر انسان اپنی وفات سے قبل سایہ دار درخت لگاتا ہے یا فصل بوتا ہے اور اس میں سے انسان اور چرند پرند کھاتے ہیں تو یہ ان کے لئے باعث اجر ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ.)) ❶

"جو بھی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا فصل بوتا ہے اور اس میں سے انسان یا پرند یا چرند کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔"

صلی اللہ علی حبیبه و علیٰ آله وسلم

www.kitabosunnat.com

المكتبة الرحمانية
99-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور

❶ ترمذی: ١٣٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور، حضرت مولانا محمد یسین راہی صاحب کی سرپرستی میں قرآن و حدیث کی تعلیم میں کوشاں ہے۔

جامعہ ھٰذا میں زیر تعلیم اقامتی و مقامی طلباء کے جملہ اخراجات مثلاً:
طعام، قیام، موسم کے مطابق بستر، لباس، علاج وغیرہ
جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا میں سالانہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے علاقہ کے ہزاروں لوگ کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں۔ ملک کے معروف و جید علمائے کرام تشریف لا کر شرکاء کانفرنس کو اپنے مواعظِ حسنہ سے مستفید فرماتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ آپ جیسے مخیر حضرات کے رضاکارانہ تعاون سے تمام اخراجات پورے ہوتے ہیں۔

مخیر حضرات

زکوٰۃ، عشر، عطیات، و صدقات سے

جامعہ کی مالی سرپرستی فرمائیں اور صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد
مدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور 0333-8556472

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اشاعت دین کا عظیم مرکز

اِدارہ تبلیغِ اسلام جام پور ضلع راجن پور

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ایک منفرد و عظیم ادارہ ہے جس کی طرف سے مختلف مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دینی واصلاحی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ادارہ کا طبع شدہ لٹریچر پڑھ کر بے شمار لوگ اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ادارہ ہٰذا کے اشتہارات ملک کی اکثر وبیشتر مساجد میں آویزاں ہیں تبلیغِ دین کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

مقاصد

ادارہ ہٰذا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خالص توحید وسنت کی دعوت کو عام کیا جائے اثباتِ توحید، اتباعِ سنت، فکرِ آخرت، اعمالِ صالحہ وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ موجودہ حالت میں قرآن وحدیث پر مبنی لٹریچر عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور فرقہ داریت سے بالاتر ہو کر یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

اہل خیر کی ذمہ داری

تمام اہلِ خیر کی ذمہ داری ہے کہ دعوت وتبلیغ کے اس مشن میں زکوٰۃ، صدقات، عشر اور عطیات کی مد سے ادارہ کی مالی سرپرستی فرمائیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ فروغِ اسلام کے اس پروگرام کو جاری رکھا جاسکے۔ یہ عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

محمد یاسین راجی
مدیر ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556473

محمد اسماعیل سلفی
مدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556472